سوال

میں مصیبت اور مشکل میں پھنسی ہوئی ہوں، برائے مہربانی میرا ساتھ دیں، میرے لیے ایک ایسے شخص کا رشتہ آیا جو با اخلاق اور دین والا ہے، اور اس کی مالی حالت بھی اچھی ہے، صراحت سے کہتی ہوں کہ میں اس سے محبت بھی کرتی ہوں !! لیکن میرے والد صاحب مطمئن کرنے والے اسباب کے بغیر اس نوجوان سے میری شادی کرنے سے انکار کر رہے ہیں, ان کا کہنا ہے کہ جس ملک سے اس نوجوان کا تعلق ہے وہ اس ملک کو پسند نہیں کرتے میں نے استخارہ بھی کیا ہے، اور مجھے معلوم نہیں ہو رہا کہ میں کیا کروں، برائے مہربانی مجھے معلومات فراہم کریں اللہ آپ کو اجر ثواب دے ؟!!

جواب

الحمد للہ

عزیز سائلہ آپ پر کوئی حرج نہیں، دین کی مصیبت کے علاوہ باقی سب مصائب اور پریشانی آسان ہے، اس لیے اللہ سے دعا ہے کہ اے اللہ ہمارے دین میں کوئی مصیبت پیدا نہ کرنا

یقینا مسلمان شخص کو علم ہے کہ یہ دنیا ایک آزمائش اور امتحان کا گھر ہے، اور جب بھی اسے کوئی مصیبت اور پریشانی آئے تو وہ اسے صبر و تحمل کے ساتھ اللہ کی قضاء اور قدر پر راضی ہوتے ہوئے قبول کرے؛ تو یہ مصیبت اور پریشانی اس کے حق میں اللہ رب العالمین کی جانب سے ہبہ اور عطیہ و تحفہ بن جاتی ہے جس سے اس کے درجات میں اضافہ اور غلطیوں اور کوتاہیوں اور گناہوں میں کمی واقع ہوتی ہے

امام احمد اور امام ابو داود رحمہ اللہ نے ابو خالد السلمی رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت کیا ہے کہ :

"وہ اپنے (مسلمان) بھائیوں میں سے کسی شخص کی ملاقات اور زیارت کے لیے نکلے تو انہیں اس کی بیماری کا علم ہوا (یعنی پتہ چلا کہ وہ بیمار ہے) وہ بیان کرتے ہیں کہ ابو خالد اس کے پاس گئے اور کہنے لگے : میں آپ کی ملاقات اور عیادت کے لیے اور آپ کو خوشخبری دینے آیا ہوں !!

تو اس شخص نے عرض کیا : یہ سب آپ نے کیسے جمع کر دیا ؟!!

انہوں نے کہا :

میں جب نکلا تو آپ کی ملاقات اور زیارت کا ارادہ تھا، تو مجھے آپ کی بیماری کا علم ہوا تو یہ عیادت و بیمار پرسی ہوئی، اور میں آپ کو اس چیز کی خوشخبری دیتا ہوں جو میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنی ہے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

"جب اللہ تعالی کے پاس بندے کے لیے کوئی ایسا مقام اور مرتبہ سبقت لے جاتا ہے جس تک وہ بندہ اپنے عمل سے نہیں پہنچ پایا، تو اللہ عزوجل اسے اس کے جسم یا مال یا اولاد میں آزمائش میں ڈال دیتا ہے، پھر اسے صبر کی توفیق سے نوازتا ہے حتی کہ وہ اس مقام اور مرتبہ تک پہنچ جاتا ہے جو اس سے سبق لے گیا تھا"

مسند احمد حدیث نمبر (21833) سنن ابو داود حدیث نمبر (3090) علامہ البانی رحمہ اللہ نے شواہد کے ساتھ اس حدیث کو سلسلۃ الاحادیث الصحیحۃ حدیث نمبر (2599) میں صحیح قرار دیا ہے

ہماری مسلمان بہن آپ یہ علم میں رکھیں کہ جب اللہ عزوجل نے یہ مشروع کیا کہ کوئی بھی عورت اپنا نکاح اور شادی خود نہ کرے، اور اس کے لیے ولی کی شرط لگائی کہ اس کا ولی ہی

اس کی شادی کریگا، تواللہ عزوجل نے اسےاپنے بندوں پر اپنی جانب سے رحمت کرتے ہوئے ہی مشروع کیا،تاکہ ان کی عظیم مصلحتیں محفوظ رہیں جب لوگ اس میں تہاون اور سستی اختیار کریں تو یہ ویسے ہی ضائع ہوجائیں

اور پھر آپ شادیوں کے ان قصوں اور واقعات کے متعلق دریافت کریں جو اس طرح ہوئیں اور ان کا نتیجہ کیا نکلا، اور کس طرح ان کی زندگی اجیرن بن کر رہ گئی اور نادم ہوئے اور پریشانی کا شکار رہنے لگے، یہ تو اس صورت میں ہے جب ان میں معاشرت قائم رہے

اس بنا پر ہمیں کسی ایسے تجربہ کی کوئی ضرورت نہیں کہ اس کو دیکھ کر ہم اپنے پروردگار کی اطاعت وفرمانبرداری کرنے لگیں، یا پھر ہم اپنے دینی اور دنیاوی فوائد اور مصلحت کو پہچانیں، کیونکہ مؤمن کا اللہ کے حکم کے سامنے تو کام ہی یہی ہے کہ وہ زبان سے "سمعنا واطعنا" ہم نے سن لیا اور اطاعت کی کے الفاظ نکالے!!

اس لیے ہماری عزیز بہن ہم آپ کو یہی نصیحت کرتے ہیں کہ آپ اپنے معاملہ کو شروع کرکے ختم کرکے ہی دم نہ لیں اور نہ ہے معاملات پر حکم لگانے کے لیے اپنے خیالات کو ترازو بنائیں، اور اپنی مشکل کو ایک آنکھ سے مت دیکھیں، بلکہ آپ اپنے رشتہ دار اور قریبی اور گھر والے میں سے کسی ناصح اور امانتدار سے معاونت لیں جو آپ کو بھی جانتا ہو اور اسے بھی جانتا ہو، اور جس سے آپ کے والد محبت کرتا ہو، اور آپ کا والد اس شخص کی بات قبول کرتا ہو، اور اس کی رائے اور سوچ پر بھروسہ بھی ہو

پھر آپ اللہ عزوجل سے استخارہ کریں، اور یہ جان رکھیں کہ جب آپ اپنے پروردگار سے اس کی طرف سچے دل سے رجوع کرتے ہوئے استخارہ کریں گی اور اس کی مدد و توفیق کی محتاجگی ظاہر کرینگی تواللہ تعالی اپنے مومن بندے کے لیے خیر کے علاوہ کچھ مقدر نہیں کریگا، چاہے آپ جسے پسند کرتی ہیں اس کے مطابق اللہ کا فیصلہ ہو یا اس کے مخالف؛ مومن کے لیے سارا معاملہ خیر و بھلائی ہی ہوتا ہے، اس لیے اللہ جو فیصلہ اور مقدر کرے اور جو آپ کے نصیب میں کرے اس پر راضی ہوجائیں

اگر حالت ویسی ہے جو آپ نے ذکر کی ہے کہ وہ شخص دین اور اخلاق کا مالک ہے تو آپ کے لیے حق ہے کہ آپ ایسے افراد سے معاونت حاصل کریں جو آپ کے والد کو اس شخص سے شادی کرنے پر راضی کرے جس سے آپ شادی کرنا چاہتی ہیں

اس سے مستفید ہونے کے لیے آپ کو چاہیے کہ آپ اپنے والد کو سوچنے کا موقع دیں، اور آپ اس کے ساتھ اس معاملہ کو بالکل جلد ختم نہ کردیں، دوسرے معنی میں یہ کہ میں آپ کو یہ نصیحت نہیں کرتا کہ آپ ابتدا میں ہی اس شخص سے شادی کرنے پر بہت زیادہ اصرار کرنا شروع کردیں، اور آپ والد کے ساتھ جھگڑا اور شدت اختیار کرنے کی کوشش مت کریں، کیونکہ یہ چیز تشدد اور سختی کا باعث بنے گی

بلکہ آپ والد کے ساتھ اچھے طریقہ سے بات چیت کرنے کی کوشش کریں، اور اس میں سپردگی اور ولی کے الفاظ استعمال کریں، مثلا آپ والد کو یہ کہیں: آپ میرے والد ہیں اور میرے ذمہ دار اور ولی امر ہیں، آپ میری مصلحت وضرورت کو سمجھتے ہیں امید ہے آپ اس سلسلہ میں دوبارہ سوچیں گے اور اپنی سوچ کو تبدیل کریں گے، اس طرح کے الفاظ اور اسلوب استعمال کریں جو بات چیت کی مجال قائم رکھے، اور اسے ختم نہ کرے، اور آپ والد سے جواب حاصل کرنے میں جلد بازی نہ کریں، کیونکہ جتنا بھی معاملہ لمبا ہوگا اور انتظار کرینگی اتنی ہی جلدی ان شاء اللہ حل بھی قریب آئیگا

پھر اس سب کچھ کے بعد میری رائے تو یہ ہے کہ ان شاء اللہ آپ کے ساتھ ہی صحیح حل ہے، اور وہ بلاشک وشبہ اس سب سے بہتر ہے جو اوپر بیان ہوا ہے، میرے خیال میں وہ کبھی خائب وخاسر نہیں ہوگا، وہ یہ کہ اللہ سبحانہ وتعالی سے عاجزی وانکساری کے ساتھ گڑگڑا کر دعا کی جائے، میں صرف دعا ہی نہیں کہتا، بلکہ دعا میں عاجزی وانکساری اور تذلل کے ساتھ رحمت کا دروازہ ضرور کھٹکھٹایا جائے

اور اللہ سبحانہ وتعالی سے خیر و بھلائی اور مشکل سے آسانی اور سعادت طلب کی جائے، جب اللہ آپ کی سچائی اور صدق دعا دیکھے گا تو اللہ سبحانہ وتعالی اپنی جانب سے وہ کچھ عطا فرمائیگا جو آپ پسند کرتی ہیں، اور یہ کیسے نہ ہو کیونکہ وہ اللہ سبحانہ وتعالی تو جواد و کریم ہے

ہماری عزیز بہن: ہم آپ کے لیے پسند نہیں کرتے کہ آپ شعور اور عقلمند ہوتے ہوئے بھی اپنے والد کو ملامت کریں، اور آپ اس کی طرف اس نظر سے دیکھیں کہ اس نے آپ کو

اس شادی سے روک دیا ہے، اوراپنی ولایت آپ پر استعمال کی ہے، ہم یہ پسند نہیں کرتے کہ آپ یہ بھول جائیں کہ ایک اجنبی مرد اور عورت کے درمیان تعلق اس حدتک نہ پہنچ جائیں کہ وہ تعلق قلبی کا درجہ اختیار کرلیں جس میں اللہ کی حدود کو پامال کیا جاتا ہو، اوران امور کی حفاظت نہ ہو، بلکہ تعلق یہاں تک ہی رہے کہ اللہ کے احکام کی حفاظت ہو اوراس سے تجاوز نہ کیا جائے مثلا :

نہ تو اجنبی مرد سے کلام کی جائے، اورنہ ہی وعدہ وغیرہ اورنہ ہی دیکھنا اورملاقات وغیرہ

اس لیے آپ ظاہر اورپوشیدہ دونوں حالتوں میں ہی اللہ کا تقوی اختیار کریں، اورآپ دین میں مصیبت سے بچیں کیونکہ دین میں کوئی مصیبت آئے تو یہ مصیبت حقیقی مصیبت ہے، رہا خاوند تو یہ آنے جانے والی چیز ہے، اورمال کمایا بھی جاتا ہے اورضائع بھی ہوجاتا ہے یعنی یہ بھی آنے جانے والی چیز ہے ..... یہ سب کچھ دین میں مصیبت آنے سے بہت آسان ہے :

جو بھی آپ کی چیز ضائع ہوجائے اس کا عوض موجود ہے لیکن اللہ کے بارہ میں ہے کہ اگر اسے آپ نے ضائع کردیا تو اس کا کوئی عوض نہیں ہے

اس لیے اگر آپ سے اس طرح کی کوئی چیز صادر ہوگئی ہے تو آپ جلد از جلد توبہ کرلیں، ہوسکتا ہے اللہ سبحانہ وتعالی نے اسی وجہ سے آپ کو والد کو یہ رشتہ قبول کرنے سے روک رکھا ہے کہ وہ آپ کی صدق وسچائی اوردین پر التزام کو دیکھ لے

کیا اللہ سبحانہ وتعالی نے اپنی کتاب عزیز میں یہ نہیں فرمایا :

اورجو کوئی بھی اللہ تعالی کا تقوی اختیار کرتا ہے اللہ تعالی اس کے (ہر مشکل سے) نکلنے کے لیے راہ بنا دیتا ہے، اوراسے رزق بھی وہاں سے دیتا ہے جہاں سے اسے گمان بھی نہیں ہوتا اورجو کوئی اللہ پر بھروسہ اور توکل کرتا ہے تو اللہ اسے کافی ہوجاتا ہے، یقینا اللہ تعالی اپنے معاملہ کو پورا کرنے والا ہے، یقینا اللہ تعالی نے ہر چیز کے لیے ایک اندازہ مقرر کر رکھا ہے الطلاق (2-3).

واللہ اعلم